10۔ تعلیمِ بالغاں

خواجہ معین الدین

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
شکستہ	پرانی، ٹوٹی پھوٹی	گھڑونچی	لکڑی کا چوکھٹا جس پر گھڑے رکھے جاتے ہیں۔
گُندہ	موٹی لکڑی کا ٹکڑا	دام اقبالہ	اس کا مرتبہ ہمیشہ بلند رہے
خوردو کلا	چھوٹے بڑے	درگاہِ خداوندی	اللہ تعالیٰ کا دربار
جُگی	جھونپڑی	قمچی	لٹک دار ٹہنی / چھڑی / شاخ
ازراہِ رحمت	رحمت کرتے ہوئے	بریلی	ہندوستان کا ایک شہر، جہاں کے بانس مشہور ہیں
جُملہ	تمام	ونگ (wing)	پر، طرف
گرانٹ (grant)	حکومت کی جانب سے دی جانے والی امداد	کوائف	کیفیت کی غلط جمع صحیح جمع کیفیات
گرومندر	کراچی کا ایک علاقہ	بیڑی سوت گیا	بیڑی پی گیا
صدری	واسکٹ		

مشق

سوال نمبر ۱۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات لکھیں۔

(الف) مولوی صاحب قرض کیوں واپس نہ کر سکے؟

جواب: چھ ماہ سے تنخواہ نہ ملنے کے سبب مدرسے کو شاگردوں کا قرضہ ہو گیا تھا۔

(ب) مولوی صاحب نے اتحاد کے ٹکڑے ہونے کی کیا وجوہات بتائیں؟

جواب: آپس میں لڑ جھگڑ کر اتحاد کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے ہیں۔ جس کو دیکھو کوئی سندھی ہے۔ کوئی پنجابی ہے۔ کوئی بلوچی ہے، کوئی پٹھان ہے۔ ہر شخص اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنا رہا ہے۔

(ج) مدرسہ تعلیم بالغاں کہاں واقع تھا؟

جواب: مدرسہ تعلیم بالغاں۔ بکرا پیڑھی، میوہ پیڑھی، میوہ شاہ لائن، کراچی میں واقع تھا۔

(د) اس اقتباس میں وزیروں پر کیا طنز کیا گیا ہے؟

جواب: ووٹ کا واو زیر تعلیم کے آگے لگا دیتے ہیں، تو زیر تعلیم، وزیر تعلیم بن جاتا ہے۔

(ہ) مولوی صاحب کس محکمہ کے نام درخواست لکھوا رہے تھے؟

ر تعل

سوال نمبر ۲۔ جملے بنائیں۔ سر پر چڑھنا، رحم و کرم پر ہونا۔ ستیاناس کرنا۔ ازراہ مرحمت۔ آسمان سر پر اُٹھانا۔

جواب:

الفاظ	جملوں میں ترتیب
سر پر چڑھنا	زیادہ لاڈ پیار بچوں کو سر پر چڑھا دیتا ہے۔
رحم و کرم پر ہونا	بڑھاپے میں انسان دوسروں کے رحم و کرم پر زندگی گزارنے کے لیے مجبور ہو جاتا ہے۔
ستیاناس کرنا	علاقائی تعصب نے قومی یک جہتی کا ستیاناس کر دیا ہے۔
ازراہ مرحمت	بادشاہ نے ازراہ مرحمت وزیر کو پانچ سو اشرفیاں دیں۔
آسمان سر پر اُٹھانا	چھٹی کے وقت طلبہ نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔

سوال نمبر3۔ متن کے مطابق خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) دیکھ **خلیفہ** نے ہتھیار رکھ دیے ہیں۔ تم بھی رکھ دو۔

(ب) چپڑاسی **افسر** سے ماچس مانگتے ہیں۔

(ج) کوئی چھرا دکھا رہا ہے کوئی **قینچی** دکھا رہا ہے۔

(د) ہے ہے ہے۔ ارے ! جملہ کاٹنے کو کہا تھا **ازار بند** کاٹ دیا۔

(ہ) مدرسے کو شاگردوں کا **قرضہ** ہو گیا ہے۔

سوال نمبر ۴۔ مکالمہ نگاری کی تعریف کیجیے نیز استاد اور شاگردوں کے درمیان بے ہنگم ٹریفک سے

جواب: **مکالمہ نگاری کی تعریف:**

جب دو کردار کسی موضوع پر آپس میں سوالات جوابات کرتے ہیں تو اسے مکالمہ کہتے ہیں۔

مکالمہ کے زریعے ہی وہ موضوع، کہانی، ڈرامہ، افسانہ، ناول وغیرہ آگے بڑھتا ہے۔ استاد اور شاگردوں کے درمیان مکالمہ حسب ذیل ہے:

استاد: السلام علیکم

شاگرد: وعلیکم السلام

استاد: کیا بات ہے خیریت تو ہے کہ بڑی دیر کر دی آنے میں؟

شاگرد: بس کیا کریں جی، راستے میں اتنی زیادہ ٹریفک تھی کہ اللہ کی پناہ

استاد: وہ ٹریفک تو رازانہ ہوتی ہے اس میں کون سی نئی بات ہے۔

شاگرد: ہاں ہوتی ہے لیکن کیا آپ نے محسوس نہیں کیا کہ کتنی بے ہنگم ٹریفک ہوتی ہے

استاد: محسوس کی ہے اور دیکھی بھی ہے لیکن آپ کے ساتھ کیا مسلہ ہوا؟

شاگرد: جب میں گھر سے روانہ ہوا تو غلط سائڈ پر اوورٹیک کرتے ہوئے ایک موٹر سائکل سوار نے مجھے ٹکر مار دی اور میری گاڑی کی ہیڈلائٹ توڑ دی۔

استاد: گزشتہ چند عشروں کے دوران تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے سڑکوں پر ٹریفک میں بھی بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ سڑکوں پر رش زیادہ ہونے کی وجہ سے ٹریفک حادثات کی شرح بھی بڑھتی جا رہی ہے۔

شاگرد: پاکستان میں حادثات کی جو بڑی وجوہات نوٹ کی گئیں ان میں تیز رفتاری، سڑکوں کی خستہ حالی، ڈرائیوروں کی غفلت، اوور لوڈنگ، ون وے کی خلاف ورزی، اوورٹیکنگ، اشارہ توڑنا، غیر تربیت یافتہ ڈرائیور، موبائل فون کا استعمال، بریک کا فیل ہو جانا، اور زائد مدت ٹائروں کا استعمال شامل ہے۔

استاد: ہم سب کو چاہیے کہ غلط کراسنگ، اوورٹیکنگ اور تیز رفتاری سے بھی پرہیز کریں۔ اس سے ٹریفک رواں دواں رہے گی اور وقت کی بچت کے ساتھ قیمتی جانوں کا ضیاع بھی نہیں ہوگا۔ اللہ تعالی ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

سوال نمبر ۵۔ محاورے کی تعریف کریں اور کوئی سے پانچ محاورے لکھیں۔

جواب: محاورہ:

دو یا دو سے زیادہ الفاظ کا ایسا مجموعہ جو اپنے حقیقی معنوں کی بجائے مجازی معنوں میں استعمال کیا جائے تو اسے محاورہ کہتے ہیں۔ مثلاً: آپے سے باہر ہونا۔ سبز باغ دکھانا۔ آنکھیں لڑانا، دم دبا کر بھاگنا۔ آدھا تیتر آدھا بٹیر۔ دل باغ باغ ہونا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔ آستین کا سانپ ہونا۔ آفت کا پرکالا۔ آگ بگولہ ہونا۔

حصہ گرائمر / قواعد و انشا

انشائیہ: انشایہ ایک شخصی صنف ادب ہے۔ انشایہ نگار کی ذات کو اِس صنف میں مرکزیت حاصل ہوتی ہے۔

انشایہ نگار اپنی ذات کے حوالے سے شگفتہ اسلوب میں اشیا کے بارے میں اپنا فلسفیانہ نقطہ نظر واضح کرتا جاتا ہے ۔ یعنی "انشایہ" ای ک داخلی، ذاتی، اور ایسی موضوعی (جس کا کوئی موضوع / عنوان ہوتا ہے) تحریر ہے جس کا اسلوب اوربیان کسی خارجی مقصد کا تابع (مطیع، فرمانبردار) نہیں بلکہ لکھنے والے کی شخصیت، اس کی زندگی کے مجموعی تصور اور انفرادی احساس کا اظہار ہے۔

عام مضمون نویسی کے برعکس انشایہ کا لہجہ، سادہ، بے تکلّف اور گھریلو ہوتا ہے۔ ایک مغربی نقات کے مطابق: "انشایہ ذہنی آزاد خیالی کا نام ہے۔"

سر سید کے بعد انشایہ لکھنے والوں میں حالیؔ، شبلیؔ، آزادؔ، شررؔ، سجاد حیدر یلدم، نذیر احمد، فرحت اللہ بیگ، رشید احمد صدیقی، مشکور حسین یاد اور آغا کے نام اہم ہیں۔

ہدایت برائے اساتذہ:

اس ڈرامے کو کلاس روم میں سٹیج کروانے کی کوشش کریں۔